بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے ۔ ششماہی ۱۱ روپے ۔ سہ ماہی ۶ روپے ۔ ماہوار ۲ روپے

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۳۰ تبوک ۱۳۲۸ ہش | ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۲۵

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے ۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا اگرچہ نسبتاً افاقہ ہے ۔ لیکن تا حال پاؤں میں درد کی تکلیف ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

سیدہ ام متین صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ یوں تو افاقہ معلوم ہوتا ہے ۔ لیکن مرض کی تشخیص کے متعلق ابھی تسلی نہیں ہوئی ہے ۔ کیونکہ افاقہ کے بعد تکلیف پھر بڑھ جاتی ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق آج کی اطلاع ہے کہ طبیعت آگے سے بہتر ہے ۔ مگر ابھی خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتے ۔ سہارے سے بٹھایا جاتا ہے ۔ احباب دعا جاری رکھیں ۔

پاکستانی روپے کی قیمت کا بحال رہنا دوسرے ممالک کیلئے بھی فائدہ کا موجب ہے

کراچی ۲۹ ستمبر ۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان دوسرے ملکوں کیساتھ ایسی تجارتی صورت حال پیدا کرنے کا خواہشمند ہے کہ جس سے وہ اقتصادی مفاد کی پالیسی کے اندر رہتے ہوئے ان سے تجارتی تعلقات استوار کر سکے ۔ آج انہوں نے اسٹیٹ بنک کی پہلی سالانہ جنرل میٹنگ میں صدارت کرتے ہوئے کہا ۔ پاکستان نے اپنے روپے کی قیمت میں کمی نہ کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے وہ کسی ملک کے خلاف نہیں ہے ۔ یہ اقدام پاکستان کے لئے ہی فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا بلکہ اس سے سٹرلنگ کے علاقے کے ملکوں کو بھی فائدہ پہنچے گا ۔

ایر سیکشن افسر کا دورہ

لاہور ۲۹ ستمبر ۔ محکمہ تعلقات عامہ کی ایک سرکاری اطلاع ہے کہ فلائٹ لفٹنٹ ایم ہاٹز ایر سیکشن افسر لاہور رائل پاکستان ائیر فورس میں افسروں اور ہوابازوں کے انتخاب کے لئے دورہ کرنے والے ہیں ۔ پروگرام یہ ہے ۔

گوجرانوالہ	دفتر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	۱۰ اکتوبر ۹ بجے صبح
ملتان	دفتر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	۱۲ اکتوبر ۸ بجے صبح
بہاولپور	ریاستی مہمان خانہ	۱۴ اکتوبر ۸ بجے صبح
لائلپور	دفتر ایمپلائمنٹ ایکسچینج	۱۶ اکتوبر ۸ بجے صبح

امیدوار ایر فورس میں شامل ہونے کے لئے مقررہ مقامات پر ملاقات کر سکتے ہیں ۔

(سرکاری اطلاع)

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر ۔ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے آج یہاں اپنے اجلاس میں روپے کی قیمت کم نہ کرنے کے متعلق حکومت پاکستان کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور اسے لوگوں کے مفاد کے عین مطابق قرار دیا ہے ۔ مجلس عاملہ نے حکومت سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ پٹ سن کی قیمتیں کم کرنے کے متعلق حکومت ہند کی طرف سے جو کوشش جاری ہے اس کو روکنے کے لئے جوابی کارروائی فوراً عمل میں لائی جائے ۔

ہندوستان اور پاکستان کے آئندہ تعلقات کا انحصار مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل پر ہے

ہندوستان کو اپنی امن پسندی کا عملی ثبوت دینا چاہئے

گلگت ۲۹ ستمبر ۔ وزیر اعظم آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان کا خیر مقدم کیا ہے کہ دونوں ملکوں کے باہمی اختلافات پُرامن طریقوں سے طے ہونے چاہئیں ۔ کل آپ نے گلگت میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا پنڈت جواہر لال نہرو کے اس بیان سے مجھے خوشی ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے بھی یہ محسوس کر لیا ہے کہ جملہ تنازعات کو پُرامن ذرائع سے ہی حل کرنا چاہئے ۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے وہ ہمیشہ سے ہی امن کا خواہشمند ہے ۔ کشمیر کے معاملے میں ثالثی سے متعلق کمشن کی آخری تجاویز کو منظور کر کے اس نے ایک بار پھر یہ ثبوت پہنچا دیا کہ پاکستان ہر مرحلہ پر امن کے ساتھ ہی معاملات کو حل کرنے پر زور دیتا رہا ہے ۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا ۔ جب تک اس کے ساتھ ٹھوس عمل موجود نہ ہو محض امن پسندی کا زبانی دعویٰ بے معنی ہے ۔ آپ نے مزید کہا دونوں ملکوں کے تعلقات کا تمام تر انحصار کشمیر کے مسئلہ کا منصفانہ فیصلہ ہونے پر ہے ۔ کسی اعتبار سے ہی کیوں نہ دیکھا جائے کشمیر پاکستان کا ایک جزو لاینفک ہے برخلاف اس کے ہندوستان کا دعویٰ ایک بے معنی قانونی دعوے ہے جس کو اصل حقیقت سے کوئی سروکار نہیں ہے ۔

آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہ کشمیر میں لڑائی بند ہونے پر نو ماہ کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اصل سمجھوتہ میں کامیابی نہیں ہو سکی کہا ۔ ہندوستان کی ہٹ دھرمی اور غیر منصفانہ روش کی وجہ سے کمیشن اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہا ۔ حالانکہ ۱۳ اگست کی قرار داد میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ایک دفعہ خاص طور پر کمیشن بھی اس کی تصدیق کر چکا ہے ۔ پھر بھی ہندوستان آزاد فوجوں کو توڑنے اور انہیں غیر مسلح کرنے پر اڑا ہوا ہے ۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک فریق اپنے نقطۂ نظر پر خواہ مخواہ اڑا رہے تو پھر باہمی تصفیہ میں کامیابی نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتی ہے ۔

آپ نے متروکہ جائدادوں اور نہروں کے پانی کے متعلق ہندوستان کی روش اور پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی نہ کرنے کے فیصلے پر بھی روشنی ڈالی اور مؤخر الذکر کے بارے میں کہا روپے کی قیمت کم نہ کرنے کا فیصلہ قطعی اور اٹل ہے جو لوگ خود غرضی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کچھ عرصہ بعد اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائے گا ۔ عوام کو ان کی باتوں کی طرف ہرگز توجہ نہیں دینی چاہئے ۔

رائل پاکستان نیوی کے لئے ایک اور جہاز

لندن ۲۹ ستمبر (بذریعہ ریڈیو) برطانیہ کے وزیر بحریہ وائی کونٹ ہال ۔ تیس ستمبر کو پلائی متھ میں "آنسلو" کو رائل پاکستان نیوی کے سپرد کر دیں گے ۔ یہ جہاز ہز ایکسی لینسی ابراہیم رحمت اللہ پاکستان ہائی کمشنر کے سپرد کر دیا جائے گا ۔ (ب ۔ ا ۔ س)

سٹاف کالج کوئٹہ کے مشترکہ عسکری مظاہرے میں برطانیہ کی طرف سے تعاون

لندن ۲۹ ستمبر بذریعہ ریڈیو ۔ حکومت پاکستان کی دعوت پر رائل نیوی کا ایچ ایم ایس مارس سٹن اور آر اے ایف کا ایک بمبار سکارڈرن سٹاف کالج کوئٹہ کے مشترکہ عسکری مظاہرے میں حصہ لے رہے ہیں ۔ یہ مشترکہ عسکری مظاہرہ اکتوبر کے دوسرے نصف میں ہو رہا ہے ۔ اس قسم کا فوجی مظاہرہ ۱۹۳۹ء تک سٹاف کالج کی طرف سے ہر سال ایسٹ انڈیز کے بحریہ کے تعاون سے ہوتا ہے اس سال کا مظاہرہ گذشتہ روایات کو تازہ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ اس مظاہرے میں جو مشقیں کی جائیں گی ۔ وہ اس نظریاتی سکیم پر مبنی ہیں ۔ جسے سٹاف کالج کوئٹہ کے ان سٹوڈنٹوں نے تیار کیا ہے جن میں کالج کے طلبا اور برطانیہ کی طرف سے شریک ہونے والی بحری اور فضائی فوجوں کے افسر شامل ہیں ۔ بعد ازاں کراچی ایریا میں عملی مظاہرے کئے جائیں گے ۔ جن میں رائل پاکستان نیوی پاکستان آرمی اور رائل پاکستان ائیر فورسز کے علاوہ برطانیہ کے بحری اور فضائی یونٹ بھی حصہ لیں گے عملی مظاہروں میں سے ایک مظاہرے میں ایک حملہ آور فوج کراچی کے مضافات میں اترنے کی کوشش کرے گی ۔ ان مشقوں کا مطلب سٹاف کالج کے طلبا کو حملے اور دفاع کے مشترکہ اصول سکھانا ہے ۔ (ب ۔ ا ۔ س)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس [illegible] میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رکوع میں شمولیت سے رکعت ہوتی ہے یا نہیں

۱۶ فروری ۱۹۰۱ء - اس بات کا ذکر آیا کہ جو شخص جماعت کے اندر رکوع میں آکر شامل ہو اس کی رکعت ہوتی ہے یا نہیں حضرت اقدس نے فرمایا:-

"ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب. آدمی امام کے پیچھے ہو یا منفرد ہو ہر حالت میں اسکو چاہیئے کہ وہ سورۂ فاتحہ پڑھے. مگر امام ... چاہیئے کہ جلدی جلدی سورۂ فاتحہ پڑھے - بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھے تاکہ مقتدی سن بھی لے - اور اپنا پڑھ بھی لے - یا ہر آیت کے بعد امام اتنا ٹھہر جائے کہ مقتدی بھی اس آیت کو پڑھ لے. بہرحال مقتدی کو یہ موقعہ دینا چاہیئے - کہ وہ سن بھی لے اور اپنا پڑھ بھی لے. سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ ام الکتاب ہے - لیکن جو شخص باوجود اپنی کوشش کے جو وہ نماز میں ملنے کے لئے کرتا ہے آخر رکوع میں ہی آ کر ملا ہے - اور اس سے پہلے نہیں مل سکا. تو اس کی رکعت ہو گئی. اگرچہ سورۂ فاتحہ اس نے نہیں پڑھی - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے. کہ جس نے رکوع کو پالیا اس کی رکعت ہو گئی - مسائل دو طبقات کے ہوتے ہیں - ایک جگہ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تاکید کی کہ نماز میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھیں وہ ام الکتاب ہے. اور اصل نماز وہی ہے. مگر جو شخص باوجود اپنی کوشش کے اور اپنی طرف سے جلدی کرنے کے رکوع میں ہی آ کر ملا ہے. تو چونکہ دین کی بناء آسانی اور نرمی پر ہے. اس واسطے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی رکعت ہو گئی - وہ سورۂ فاتحہ کا منکر نہیں ہے - بلکہ دیر میں پہنچنے کے سبب رخصت پر عمل کرتا ہے - میرا دل خدا نے ایسا بنایا ہے کہ ناجائز کام میں مجھے قبض ہو جاتی ہے. اور میرا جی نہیں چاہتا کہ میں اسے کروں - اور یہ صاف ہے کہ جب نماز میں ایک آدمی نے تین حصوں کو پورا پایا اور ایک حصہ میں بسبب کسی مجبوری کے دیر میں مل سکا ہے. تو کیا حرج ہے. انسان کو چاہیئے کہ رخصت پر عمل کرے ہاں جو شخص عمداً سستی کرتا ہے. وہ جماعت میں شامل ہونے میں دیر کرتا ہے تو اس کی نماز ہی فاسد ہے"

(الحکم جلد ۵ ۷ تاریخ تقریر ۱۶ فروری ۱۹۰۱ء)

اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے
کہ کیا آپ تبلیغ احمدیت میں کوشاں ہیں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے جماعت سے یہ مطالبہ فرمایا تھا - کہ ہر احمدی سال میں ایک نیا احمدی بنانے کا وعدہ کرے - اور پھر سال بھر اس وعدہ کو پورا کرنے کی جدوجہد کرے -

اس کے بعد حضور نے جماعت سے یہ بھی مطالبہ فرمایا تھا کہ ہر احمدی سال میں ۱۵ دن وقف کرے اور عملی چندہ کے اپنے اوپر لازم کرے. اگر سال بھر میں بعض واقعی مجبوریوں کی وجہ سے وہ دن پورے نہ کر سکے. تو اگلے سال پورے کرے -

ان مطالبات کی روشنی میں ہر احمدی اپنے اپنے نفس کا محاسبہ کرے - کہ امام کے حکم کی تعمیل وہ کس حد تک کر چکا ہے - اور اسے ابھی کیا کرنا باقی ہے - مبارک ہیں وہ ... جو ایک نظام اور باقاعدگی سے اپنے پروگرام کو پورا کر لیتے ہیں -

سیکرٹریان تبلیغ اپنی جماعت کو دیکھیں کہ کیا وہ فی الواقع تبلیغ احمدیت کے لئے کوشاں ہیں اگر آپ کو کوئی مشکل ہو تو نظارت دعوت تبلیغ سے رجوع کیجئے - (نائب ناظر دعوت و تبلیغ)

ضروری اعلان برائے جماعت احمدیہ لاہور

حضرت اقدس کے سابقہ خطبہ جمعہ کی روشنی میں تمام احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے - کہ جو بھائی لاہور میں لڑکوں اور لڑکیوں کے ہائی سکولوں کے قائم کرنے میں کوئی بھی مدد دے سکتے ہیں - وہ ۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے بر مکان امیر صاحب جماعت لاہور واقع ۱۳ ٹمپل روڈ کارکنان کے جلسہ میں تشریف لا کر اپنی معلومات سے مستفید فرمائیں - اسی غرض کے لئے حلقہ کارکنان لاہور کا جلسہ اس دن ہونا قرار پایا ہے - اگر وہ صاحب خود تشریف نہ لا سکیں - تو اپنے حلقہ کے صدر صاحب مطلع فرما دیں -

کارکنان مرکزی و حلقہ جات لاہور کی خدمت میں بذریعہ خطوط اس جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے گزارش ہے کارکنان کی حاضری بپابندیٔ وقت لازمی ہے - رضا کر عبد الرحیم پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت لاہور

سالانہ اجتماع —— کام کی رپورٹ
۳۰-۳۱-اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انشاءاللہ العزیز بشرط صحت و فرصت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام سے خطاب فرمائیں گے - ہمارے اجتماع کا اصل حاصل اپنے آقا کے یہی روح پرور اور ایمان افروز کلمات ہیں - جو صرف اور صرف خدام کے لئے ہوں گے -

حضور کی تقریر سے قبل انشاءاللہ تعالیٰ حضور کی خدمت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے گذشتہ سال کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ پیش کی جائے گی - اس کے لئے ضروری ہے کہ مجالس اپنی ممالک کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ جلد تر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دیں تا مرکز مجموعی رپورٹ تیار کر سکے -

مجالس اس طرف جلد تر توجہ کریں - کیونکہ جب تک مجالس کی طرف سے رپورٹ نہیں آئے گی - مرکز کے لئے مجموعی رپورٹ تیار کرنا مشکل ہے - اس رپورٹ میں ہر شعبہ کے مختلف پہلوؤں کے متعلق معین اعداد و شمار ہونے چاہئیں اور ترقی یا تنزل کی رفتار اس سے پہلے سال کے مقابلہ میں فی صدی ظاہر کی جائے - تا معلوم ہو سکے کہ مجلس کا قدم آگے کی طرف بڑھ رہا ہے یا پیچھے کی طرف ہٹ رہا ہے. رپورٹ کے بھجوانے میں مجالس کو سستی نہیں کرنی چاہیئے. جلد تر بھجوا دیں -

(ڈاکٹر مرزا منور احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹینڈر مطلوب ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاءاللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوگا اس لئے لکڑی ۲۰۰۰ من - برتن گلی - تنور گلی - نانبائی پیڑے کرنے والے - آٹا گوندھنے والے کے ٹھیکیداروں کے ٹینڈر مطلوب ہیں - ٹینڈر وصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء ہے - خواہشمند دوست اس تاریخ سے قبل ٹینڈر نظارت ہذا میں بھجوا دیں - اس تاریخ کے بعد کوئی ٹینڈر نہیں لیا جائے گا -

ناظر ضیافت ربوہ

کھال قربانی

چند دنوں تک عید الاضحیہ آرہی ہے جبکہ فرزندانِ توحید حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بے مثال قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنے جانوروں کی قربانی پیش کریں گے تو اس موقعہ پر احباب جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان قربانیوں کی کھالوں کا روپیہ مرکز میں آئے اور بغیر اجازت نظارت بیت المال کسی اور جگہ صرف نہ کیا جائے - مقامی عہدہ داران مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس معاملہ میں مستعدی سے کام لیں اور رقم کی وصولی کرتے ہی روانہ مرکز کر دیں -

نظارت بیت المال

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منتقل ہو رہا ہے

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ منتقل ہو رہا ہے آئندہ خط و کتابت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ہوگا -

"دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ"

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

عید فنڈ

عید فنڈ کی مد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک سے ہی قائم ہے - ابتداء میں اس فنڈ میں عیدین کے موقعہ پر ہر ایک کمانے والے سے کم از کم ایک روپیہ فی کس کے حساب سے چندہ وصول کیا جاتا تھا - مگر اب احباب جماعت اس چندہ کی اہمیت کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں گو یہ چندہ حصہ آمد یا چندہ عام کی طرح لازمی اور فرضی نہیں مگر ایسے چندے مرکزی فنڈ کی تقویت کا باعث ضرور ہوتے ہیں پس اس کی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے. سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ یہ چندہ عید کی نماز سے قبل ہر احمدی سے مطابق شرح وصول کرنے کی سعی فرمائیں - اور کسی کمانے والے دوست کو اس نیکی سے محروم نہ رہنے دیں - البتہ غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں قبول کر لیا جائے - مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ خالص مرکزی ہے - اس لئے اس کی کل رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہونی چاہیئے -

ناظر بیت المال ربوہ

تربیت و اصلاح:-

کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں (حضرت امیر المومنین)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء

ان اللہ لا یحب الفساد

قرآن کریم نے دنیا میں امن کے قیام کے لئے دو نہایت وسیع اصول بخش گئے ہیں۔ یہ دونوں اصول ایک دوسرے کے مدد معاون ہیں۔ اور اگر افراد اور اقوام ان دونوں اصولوں پر کاربند ہو جائیں۔ تو آج ہی دنیا میں امن کی فضا قائم ہو جائے۔ ان میں سے ایک اصول تو یہ ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیی

یعنی دین میں کوئی جبر جائز نہیں۔ ہدایت و رشد گمراہی اور ضلالت سے ممیز ہو چکی ہے۔

قرآن کریم رشد و ہدایت کی راہ متعین کرتا ہے۔ اس میں تمام وہ اصول بیّن طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ اس راستہ کے ہر ایک موڑ پر مینار روشن کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایک تاریک کونے کو نگاہوں کے سامنے کر دیا گیا ہے۔ اور صاف لفظوں میں بتا دیا گیا ہے۔ کہ یہ راستہ رشد و ہدایت کا راستہ ہے۔ اس پر چلو گے تو اپنی زندگی کے حقیقی مقصود کو حاصل کر لو گے۔ یہ راستہ تم کو اس بہشت کی طرف راہ نمائی کرتا ہے جو اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے تیار کی ہوئی ہے جس میں تمام وہ نعمتیں اپنی پاکیزہ ترین صورت میں موجود ہیں۔ جن کے حصول کا تقاضہ واضع فطرت نے انسانی فطرت میں رکھ دیا ہے۔ جس کو دوسرے الفاظ میں انسانی حیات کی تکمیل کہا جا سکتا ہے۔ اور اسکے خلاف یہ راستہ گمراہی اور ضلالت کا ہے۔ اس پر چلو گے تو تم ایسی منزل پر پہنچو گے۔ جہاں سوا رونے اور دانت پیسنے کے کچھ نہیں ہو گا۔

الغرض قرآن کریم نے ان دونوں راستوں کو صاف صاف بتلا دیا ہے۔ صرف دونوں راستوں کے قرائن ہی نہیں دکھائے بلکہ وہ ہر قدم پر انسانی عقل کو اپیل کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ قدم اٹھانے سے پہلے غور کر لو۔ سوچ لو۔ جانچ پڑتال کر لو کہ تمہارا یہ قدم رشد و ہدایت کے راستہ کیطرف اٹھ رہا ہے۔ یا گمراہی و ضلالت کی پگڈنڈیوں کی طرف قرآن کریم پکار پکار کر کہتا ہے۔ کہ میں نے نہ صرف حیات انسانی کی حقیقی منزل مقصود ہی متعین کر دی ہے۔ بلکہ وہ راستہ اور اس کے پیچ پیچ بھی روشن کر دیئے ہیں پھر تمہاری فطرت میں عقل کی کسوٹی بھی رکھ دی ہے۔ جس پر تم ہر ایک چیز کو کس کر پرکھ سکتے ہو۔

اول روز سے ہی تمہاری فطرتوں میں یہ چیز ہم نے رکھی ہوئی ہے۔ جس سے تم اپنے ہر فعل کی۔ پرکھ پڑتال کر سکتے ہو۔ اور اپنی ہستی کو اس کی راہ نمائی میں ان خطرات سے محفوظ کر سکتے ہو۔ جو تمہارے اردگرد موجود ہیں۔ لیکن یہ چیز صرف راہ نمائی کر سکتی ہے۔ تمہاری زندگی کی منزل مقصود کو متعین نہیں کر سکتی۔ ہاں اسکی مدد سے تم اس منزل مقصود کی پہچان کر سکتے ہو۔ جو صرف فاطر السموات والارض ہی متعین کر سکتا ہے۔ جس طرح آنکھ کی بینائی بغیر سورج کی روشنی کے کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ اسی طرح تمہاری عقلوں کی قابلیت بغیر رشد و ہدایت کے سورج کی روشنی کے حقیقی منزل مقصود کے نشانات نہیں پہچان سکتی۔

قرآن مجید فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو صرف عقل کی راہ نمائی پر ہی نہیں چھوڑا بلکہ رشد و ہدایت کا سراج منیر بھی درخشاں کر دیا ہے۔ اب وہ تمام سامان جو تم کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے کے لئے ضروری تھا مہیا ہو چکا ہے۔ اب تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ اب کسی کو جبر سے سیدھے راستہ پر چلانے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ ہم نے اس راستہ کو ایسا نمایاں کر دیا ہے۔ کہ انسانی عقل رشد و غی میں بآسانی سے تمیز کر سکتی ہے۔ چونکہ

قد تبین الرشد من الغیی

اس لئے اب کوئی دوسرے کو کسی خاص راستہ پر چلانے کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ اور اس لئے ہم یہ اصول مقرر کرتے ہیں۔

لا اکراہ فی الدین

یہاں دین کا لفظ اپنے وسیع ترین معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ رشد و ہدایت کو قابل فہم بناتے ہیں۔ اب ہر انسان اپنی عقل سے رشد و غی میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے جو چاہے رشد اختیار کرے۔ اور جو چاہے غی اختیار کرے۔ اب تم جن کے سپرد رشد و ہدایت کی امانت کی گئی ہے۔ کسی جبر سے دوسروں کو سیدھے راستہ پر لانے کے مجاز نہیں۔ تمہارا کام صرف اتنا ہے کہ تم ہماری فرستادہ رشد و ہدایت لوگوں تک پہونچا دو۔ تم صرف مبلغ ہو تم صرف لوگوں کو سیدھے راستہ کی بشارت دے سکتے ہو۔ تم ان کو گمراہی کے راستہ کے خطرات کی اطلاع دے سکتے ہو۔ ہاں جو انسان تمہاری تبلیغ سے راہ ہدایت پا لیتا ہے۔ اور اس پر چلنے کا تہیہ کر کے تمہارے ساتھ ہو لیتا ہے۔ تم اس کی تعلیم و تربیت اس طرح کرو کہ اسکو ہر قدم کا انداز معلوم ہو جائے۔ وہ اس راستہ کے ہر موڑ سے آشنا ہو جائے۔ جب تک وہ تمہارے ساتھ چلتا ہے۔

وہ تمہارا ہم سفر ہے۔ تم اسکو سیدھا چلانے کے لئے ہر بات پر ٹوک سکتے ہو۔ لیکن اگر وہ تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اور اس راستہ کی اہمیت کو نہیں سمجھتا۔ اور تم سے الگ اپنی راہ چلنا چاہتا ہے۔ تو تم اسکو مجبور کر کے اپنا ہم سفر نہیں رکھ سکتے۔ اس کو جدھر جاتا ہے جانے دو۔ تم کو یہ تو حق ہے کہ تم اس کی عقل کو اپیل کرو۔ اسکو صراط مستقیم پر چلنے کی تلقین کرو۔ اور اسکو گمراہی کے خطرات سے متنبہ کرو۔ لیکن تم اسکو کسی جبری طریقہ کے ذریعہ اپنی پسند سے نہیں باز رکھ سکتے۔ اس کا تمہیں کوئی اختیار نہیں دیا گیا

یہ تو ان دو اصول میں سے پہلا اصول ہے۔ جن کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ دوسرا اصول جو درحقیقت اسی پہلے اصول سے مستنبط ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

ان اللہ لا یحب الفساد

اسی اصول کو دوسرے اور ظاہراً زیادہ پُر زور الفاظ میں قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

الفتنۃ اشد من القتل

فتنہ و فساد سے یہاں ایسے افعال اور کردار سے مراد ہے۔ جس سے امن زائل ہو جائے۔ اور انسانی سوسائٹی کا دماغی توازن قائم نہ رہے کہ وہ اپنا سود و بہبود سوچ سکے۔ جب افراد کا جان و مال اور ہر ایسی چیز جس کو وہ عزیز سمجھتا ہے۔ خطرہ میں پڑ جائے۔ تو وہ دماغی توازن قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور سوچ سمجھ کر اپنا لائحہ عمل اختیار نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایسی دھاندلی میں اکثر انسان ایسے بوکھلا جاتے ہیں۔ کہ وہ اپنا ایمان تمام اچھی باتوں کے متعلق کھو دیتے ہیں۔ اور شیطان کی پیروی میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

جب اللہ تعالےٰ نے فرما دیا کہ رشد و غی کے راہیں ممیز کر دی گئی ہیں۔ تو یہ صاف صاف عقل کو اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ ان دونوں راستوں میں سے جو چاہے چن لے۔ اب اگر کسی ملک میں یا کسی سوسائٹی میں بدامنی کی فضا ادھر نما ہو۔ تو کوئی بھی انسان جو اس فضا کے اندر رہو اطمینان قلب کے ساتھ اپنے نفع و نقصان کو سوچ نہیں سکتا۔ اور جب وہ سوچ ہی نہیں سکتا۔ تو اس کا صحیح نتیجہ پر پہونچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ افراد اندھا دھند حرکتیں کرنے لگتے ہیں۔ اور اس طرح رشد و غی کو ممیز کرنے کا جو مقصد تھا وہ فوت ہو جاتا ہے۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں بطور فاتح داخل ہوئے۔ تو آپ نے سب سے پہلے جو اعلان کیا وہ یہی تھا کہ سب لوگوں کو امان دی جائے گی۔ لا تثریب علیکم الیوم۔ جو لوگ اپنی کرتوتوں کی وجہ سے خائف تھے۔ کہ خدا جانے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ وہ اس اعلان کو سنکر مطمئن ہو گئے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے غور و فکر کیا تو رشد کے راستہ کو اختیار کرنا پسندیدہ نظر آیا۔ اس لئے ان میں سے اکثر نے اس راستہ کو اختیار کر لیا اور مسلمان ہو گئے اگر اس کے برخلاف آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کو جذبہ انتقام سے مغلوب ہو جانے دیتے۔ اور ان کو تلواریں میان میں کرنے کا حکم نہ دیتے۔ تو یقیناً ان میں سے بہت ضدیں آ کر مقابلہ کرتے۔ اور ان کا انجام کفر پر ہوتا۔ امن کے اعلان نے اعجاز کا کام کیا۔ لوگوں کو اطمینان سے غور و خوض کا لمحہ ملا۔ تو ان میں سے اکثر نے صحیح فیصلہ کیا۔ اور نتیجہ بہر حال اچھا رہا۔

رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی تمام زندگی میں فتنہ و فساد سے بچنے کی ہر ممکن کوشش فرمائی۔ اور ذرا ذرا سی بات پر سخت سے سخت نقصان برداشت کر کے بھی صلح و محبت کا راستہ اختیار کرنے سے آپ کبھی نہیں چوکے ہم آپ کے اسوۂ حسنہ کو قرآن کریم کی تعلیم کے آئینہ میں معکوس دیکھ سکتے ہیں۔

یہ ہے اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ اور یہ ہے قرآن پاک کی تعلیم۔ کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے۔ کہ ایسے اسوۂ حسنہ ایسی تعلیم کی موجودگی میں یہ دعوے کیا جائے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ طاقت حاصل کر کے تلوار سے دوسرے دوسروں کا حکومتی اقتدار چھین لیا جائے۔ اور کہ اسلامی جماعت کا فرض ہے کہ وہ بالجبر حکومت پر قبضہ کر لے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اس طرح قرآن کریم کی تعلیم کے صریح متضاد سوچنے والے اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف فکری نظریات گھڑنے والوں کو اس زمانے میں اسلام کا بڑا مفکر سمجھا جاتا ہے ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

کیا کسی اسلامی حکومت میں ایسے آزاد مفکر امن کی فضا قائم رہنے دے سکتے ہیں۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ ایک اسلامی حکومت میں ہر ایک انسان کا حق ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود اپنے عقائد پر جا رہے۔ بلکہ اپنے عقائد کی تبلیغ بھی کرے لیکن ہر ایک اصول کی مستثنیات بھی ہوتے ہیں۔ ایک انسان قرآن کریم کی تعلیم کے علی الرغم ذاتی طور پر تو شد تشددی عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ لیکن وہ اس عقیدہ پر ایک جماعت نہیں قائم کر سکتا۔ ایسی جماعت جس کا عقیدہ یہ ہو۔ کہ وہ تلوار کے زور سے اقتدار پر قابض ہو سکتی ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے گروہ کو کوئی حکومت قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس سے ہر وقت ملک میں انارکی پھیلنے کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مشرقی افریقہ میں احمدی مجاہدین کے ذریعہ تبلیغ اسلام

دو ہزار میل سفر۔ تیرہ سو اسی افراد کو تبلیغ۔ چودہ شخص نئے احمدی۔ گورنر ٹانگانیکا کو تبلیغی تحفہ

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

ٹبورا میں مولوی جلال الدین صاحب قمر کام کرتے ہیں۔ آپ اس عرصہ میں شہر کے مختلف محلوں، ریلوے اسٹیشن اور قریب قریب کی افریقن آبادی میں جاکر تبلیغ کرتے رہے۔ سواحیلی لٹریچر پڑھے لکھے لوگوں میں تقسیم کرتے رہے۔ ایک اجتماع میں جس میں پچاس افریقن شامل تھے ایک غیر احمدی افریقن مولوی سے آپ کی تبلیغی گفتگو ہوئی۔ جو خدا کے فضل سے بڑی کامیاب رہی۔ یہ معاند سلسلہ لاجواب ہوکر راہ فرار اختیار کر گئے۔ حتیٰ کہ غیر احمدیوں نے اس کی ہزیمت کا اعتراف کرکے مولوی قمر صاحب کی باتوں کو شوق سے سنتے رہے۔ اسی طرح دفاتر اور بازار میں بھی افریقنوں میں لٹریچر آپ نے تقسیم کیا۔

نماز ظہر کے بعد رمضان المبارک کے ابتدائی دنوں میں اولاً آپ روزانہ ایک پارہ کا درس سواحیلی میں دیتے رہے۔ بعد ازاں ہر پارہ سے خاص خاص حصے بطور درس کے احباب کو سناتے رہے۔ بعد نماز فجر روزانہ آپ حدیث کا درس دیتے رہے۔ ایک زیر تبلیغ عیسائی نوجوان کو روزانہ دینی مسائل اور اسلامی تعلیم اور قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ امید ہے کہ جلد ہی بفضل خدا اسلام قبول کرے گا۔ انشاء اللہ

نماز عصر کے بعد برادرم قمر صاحب پاکستانی احمدیوں و غیر احمدیوں کے بچوں کی ایک کلاس میں اردو اور دیگر ضروری تعلیم دیتے رہے۔ نظرانہ جمع کیا اور عید کے موقع پر ساٹھ کے قریب غریب افریقن مردوں عورتوں کو کپڑے تقسیم کئے۔ اور خاکسار کی دفتری خط و کتابت وغیرہ میں امداد کرتے رہے۔ ایک افریقن معلم رمضان کے دنوں میں ٹبورا سے باہر ایک گاؤں میں درس قرآن و حدیث دینے کے علاوہ تبلیغ بھی کرتے رہے۔ برادرم امری عبیدی صاحب نے گورنمنٹ افریقن سکول میں افریقن طلباء میں تعلیم اسلام پر تین لیکچر دئیے اور عیسائی طلباء سے آپ نے بحث و تمحیص میں بھی حصہ لیا۔ برادرم قمر صاحب کے ساتھ تبلیغی کام میں امداد کرتے رہے۔ ایک سواحیلی اشتہار کی اپنے پریس میں ۵۰۰ کاپیاں چھاپیں۔ ایک افریقن داخل جماعت ہوا۔ الحمد للہ!

خاکسار اس عرصہ میں ابتدائی گیارہ دن نیروبی میں مقیم رہا۔ اور قیام نیروبی میں زیادہ وقت دار التبلیغ نیروبی جو احمدیہ مسجد کے عقب میں تعمیر ہو رہا ہے کے کام میں مصروف رہا۔ جماعت کے مردوں اور عورتوں میں تعمیر کے چندہ کی تحریک کی اور مختلف دوستوں سے مل کر مطلوبہ رقم جمع کرنیکا انتظام کیا۔ اپنی غیر حاضری میں مقامی سیکرٹری امور عامہ برادرم محمد امین صاحب و سیکرٹری مال برادرم سید اقبال شاہ صاحب اور جناب پریذیڈنٹ صاحب قاضی عبد السلام صاحب بھٹی کی ایک کمیٹی بنا کر ان کی نگرانی میں تکمیل کرانے کا کام سپرد کیا گیا۔ محترمہ مکرمہ مسز سید معراج الدین صاحب مرحوم نے اس مکان کی تعمیر کے لئے چار ہزار شلنگ کا گرانقدر عطیہ دیا اور دوسرے دوستوں نے بھی خاص امداد کی۔ جزاھم اللہ۔ مکان کی تکمیل پر ایک مختصر نوٹ الفضل میں شکریہ کا بعد میں بھجواؤں گا۔ انشاء اللہ

نیروبی کے قیام میں خاکسار روزانہ بعد نماز مغرب روزہ کی حقیقت۔ غرض۔ فلسفہ وغیرہ امور پر ایک مختصر تقریر کرتا رہا جس میں ہر روز ایک نیا موضوع لیا جاتا۔ زیادہ تر تربیتی رنگ مدنظر رہا۔ اسی طرح قیام نیروبی میں سالانہ گرانٹ متعلقہ اور بجٹ چندہ کی تیاری میں برادرم سید اقبال شاہ صاحب سیکرٹری مال کے ساتھ مصروف رہا اور نظارت بیت المال کو بھجوائے گئے۔ احمدیہ پریس ٹبورا کے لئے ایک اور مشین Printing خرید کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ ضروری بات چیت رقم کے بندوبست کے لئے بھی وقت دینا پڑا۔ اور آخر خرید کر یہ مشین اب ٹبورا جا چکی ہے۔

نیروبی سے روانہ ہوکر ۱۱ جولائی کی شب کو اروشہ آیا۔ یونیورسل دکان کو دیکھا۔ حالات معلوم کئے۔ مزید سرمایہ سے جو کام شروع کیا جارہا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ ہوا اور دوسرے دن برادرم عبد الکریم صاحب شرما کے ساتھ ان کے حلقہ کو دیکھا۔ ایک معزز غیر احمدی وکیل سے ملاقات کی۔ اور اسلامی لٹریچر بزبان سواحیلی کے لئے رستے تحریک کی۔ جزاہ اللہ

نے حصہ بھی لیا۔ موشی سے اس رات کو گوگوے کے لئے روانہ ہوا۔ موشی ریلوے اسٹیشن پر ایک عجیب واقعہ ہوا۔

شرما صاحب اور احمدی معزز وکیل اور بعض اور دوستوں سے پلیٹ فارم پر باتیں کر رہا تھا کہ ایک افریقن احمدی جو میڈیکل ڈیپارٹمنٹ میں کام کرتا ہے اور معروف ہے اسے میرے آنے کا علم ہوا بھاگتا ہوا اسٹیشن پر آیا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو محبت سے گلے لگایا غیر احمدیوں اور دوسرے انڈین کے لئے یہ بات عجوبہ بن گئی اور باعث حیرت۔ گلے لگا کر افریقن کو ملنا۔ لیکن خدا کے فضل سے ہمارے مبلغوں اور احمدیوں نے اس بات کو رواج دے کر ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں۔ پھر احمدی افریقن کو دیکھ کر تو روح میں خوشی کی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ موروگورو سے ہوتا ہوا خاکسار ۱۷ جولائی کو ٹبورا آیا۔

قیام ٹبورا میں خط و کتابت۔ ڈائریاں۔ دفتری خطوط کے جوابات اور ضروری امور انجام دیتا رہا۔ پچاس کے قریب خطوط لکھے۔ مسجد ٹبورا کی تعمیر پر پانچ سال کا عرصہ گذر گیا۔ گذشتہ سال کی زبردست برساتوں کی وجہ سے سفیدی وغیرہ مدھم پڑ گئی تھی۔ دیواروں کی سفیدی۔ رنگ وغیرہ کا کام افریقن دوستوں اور برادرم قمر صاحب کی معیت میں شروع کر دیا گیا۔ اور یہ پروگرام بنایا گیا کہ خاکسار کی روانگی پاکستان سے قبل یہ کام ختم ہو جائے دوستوں کو اس خواہش کی تعمیل میں خدا کے فضل سے اس کا Frame وغیرہ کریم رنگ اور سفید رنگ سے آراستہ کرایا گیا۔ بہت سا کام ہو چکا ہے کچھ باقی رہ گیا جو چند دنوں میں ہو جائے گا۔

ایک دوست نے جن کے ہمارے ساتھ عرصہ سے محبت کے تعلقات ہیں اگرچہ جماعت میں شامل نہیں وہ ایک سو شلنگ لائے کہ اسے دینی کام میں خرچ کر دیا جائے۔ ایک انگریز دوست نے ایک سو شلنگ بھیجا کہ اسے مسجد کے لئے خرچ کیا جائے۔ یہ رقوم مسجد کے سلسلہ میں خرچ کر دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے۔

مورخہ ۲۵-۲۶ اور ۲۷ جولائی تین دن ٹانگانیکا کے نئے گورنر صاحب جو حال ہی میں آئے ہیں ٹبورا میں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں تین دفعہ صاحب موصوف سے خاکسار کو ملنے کا موقعہ ملا۔ اولاً شہر کے چیدہ لوگوں کو ڈسٹرکٹ کمشنر نے خاص دعوت دے کر تعارف کیلئے بلایا ہوا تھا۔ اس موقعہ پر یہ عاجز بھی مدعو تھا۔ اور درمیانی میز جس پر پراونشل کمشنر ڈسٹرکٹ کمشنر اور گورنر صاحب بیٹھے تھے۔ چوتھی کرسی پر خود گورنر صاحب نے خواہش کرکے مجھے اپنے پاس بٹھایا۔ شہر کے عرب، ہندو اور بعض

اسماعیلی اور چند ایک افریقن لیڈر اس تقریب میں شامل تھے۔ اس مجلس میں گورنر صاحب سے مسلمانوں کی حالت اور تعداد وغیرہ اور جماعت کے متعلق بات چیت ہوئی۔ بعد ازاں گورنر صاحب دوسرے لوگوں سے ڈی سی کے ساتھ ملنے گئے اور گورنر صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری میرے پاس آکر بیٹھ گئے ان سے باتیں ہوئیں۔ اور پراونشل کمشنر اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے بات کرکے یہ انتظام کیا کہ گورنر صاحب کو بعض اسلامی کتب بطور تحفہ کے پیش کرسکوں۔ چنانچہ انڈین ایسوسی ایشن نے گورنر صاحب کی آمد پر دعوت چائے دی جس میں یہ عاجز بھی مدعو تھا۔ برادرم مولوی قمر الدین صاحب بھی خاکسار کے ساتھ شامل تھے

انڈین ایسوسی ایشن کے ایڈریس کے بعد حسب پروگرام خاکسار نے "لائف آف محمدؐ" مصنفہ محترم صوفی بنگالی صاحب مبلغ امریکہ "اسلام" مصنفہ محترم شمس صاحب سابق امام مسجد احمدیہ لنڈن اور تاریخ احمدیہ مسجد الفضل لنڈن مرتبہ خاکسار۔ ایک خوبصورت ریشمی کپڑے کی تھیلی میں مختصر تقریر کے ساتھ پیش کیں۔ ازراہ مہربانی گورنر صاحب نے کھڑے ہوکر ان پر تبصرہ کیا۔ اور کہا کہ میرے دل میں اس تحفہ کی بڑی قدر ہے اور میں شکر گذار ہوں۔ اس طرح سے گورنر صاحب سے تعارف بھی خوب ہو گیا۔ بعض دیگر حکام جو گورنر صاحب کے اسٹاف میں تھے۔ ان سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ اور شہر کے ہندو سکھ مسلم اور افریقن نے یہ بھی کہا کہ یہ دیوانہ شخص کوئی کام کا موقعہ جانے نہیں دیتا جس میں اپنے مشن کو پورا نہیں کرتا۔ الحمد للہ!

درخواستہائے دعا

میری بھتیجی عزیزہ خورشید بیگم کے پاؤں پر قریب چھ ماہ سے ایک زخم ہے۔ پاؤں کا اپریشن ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد رمضان از گوجرانوالہ

میرے والد صاحب ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے میرا لڑکا نور الحق مظہر ملیریا بخار میں مبتلا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

میرے چچا زاد برادر محمد اسمٰعیل سخت علیل ہے اور چلنے پھرنے سے بھی لاچار ہے۔ اس کی صحت کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد عبد الحق مجاہد امرتسری
تنی مغلپورہ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک پرانا مکتوب

(مرسلہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

پرانے کاغذات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل خط ملا ہے۔ جو حضور نے عرب سے حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول کو لکھا تھا۔ اس میں حضور کے بعض کشف اور الہام بھی درج ہیں۔ اور ان ایام کے جذبات بھی اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ (حضرت مفتی) محمد صادق

سیدی و آقائی۔ السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرسوں مکہ مکرمہ سے چل کر جدہ میں پہنچ گئے۔ کل راستہ میں مجھے تپ ہو گیا۔ اور اسی وقت سے اب تک سر درد ہے۔ اور پیٹ میں درد ہے۔ اور تپ بھی کچھ کچھ معلوم ہوتا ہے۔ رات کو ایک دست آنے سے اس وقت سے نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ آج ایک جہاز جانے والا ہے۔ مگر اس میں ٹکٹ نہیں مل سکا۔ اب کوئی سات آٹھ روز تک کوئی جہاز ملے گا۔ تو اس میں انشاء اللہ آسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم رکھے۔ تو انشاء اللہ امید ہے۔ کہ جلسہ تک پہنچ جائیں گے۔ سنا ہے۔ کہ ترکوں سے قسطنطنیہ بھی چھن گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حجاز پر بھی بہت کچھ کوشش کر رہے ہیں۔ تجویز ہے۔ کہ مصر کو دلوا دیا جائے۔ میں تو اپنے اس سارے سفر میں حالتِ اسلام کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں۔ کوئی دس دن کا عرصہ ہوا۔ کہ جب ابھی یہ خبریں بالکل نہ سنی تھیں کیونکہ مکہ میں کچھ خبر نہیں ملتی۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں۔ اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان پر سخت گرج کی آوازیں آرہی ہیں۔ اور ایسا شور ہے۔ جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر کچھ روشنی ہو جاتی ہے۔ اتنے میں اسی دہشت ناک حالت میں آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی۔ اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں آسمان پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا گیا۔ میں نے میر صاحب کو پوچھا۔ آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کسی نے باآواز بلند کچھ کہا۔ جس کا مطلب یاد رہا۔ کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوا ہو گا۔ اسی کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی حالت پر رحم کرے۔ اس طرف کے لوگوں کی دین سے بے پرواہی اور خودی کو دیکھ کر دل پر ایک ایسا اثر ہوا ہے۔ کہ کچھ بیان نہیں کر سکتا۔ حضور کے لئے والدہ عبد الحی۔ عبد الحی۔ امۃ الحی۔ عبد الوہاب اور عبد المنان اور والدہ امۃ الرحمٰن کے لئے برابر ہر موقعہ میں دعا کرتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ تو اسکی درگاہ بہت عالی ہے۔ میری طبیعت کی کمزوری کچھ نہ کچھ چلی ہی جاتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔ ایک متوحش نظارہ بار بار دیکھ رہا ہوں۔ جب دعا کرتا ہوں۔ پھر وہی بات اور رنگ میں دکھلائی جاتی ہے۔ قریباً پانچ سات دفعہ دیکھا ہے۔ کل اونٹ پر جاگتے ہوئے کشفی رنگ میں دیکھا۔ ابھی سر درد کی وجہ سے لیٹ گیا تھا پھر وہی دیکھا۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ دعا میں مشغول ہوں۔ واللہ قادر علیٰ امرہ۔ حضور کا خط مصر سے ہو کر ملا۔ میں نے تو جن کو اپنی علالت طبع کی نسبت لکھا تھا۔ ان کو منع کر دیا تھا۔ کہ والدہ صاحبہ کو مت بتائیں۔ نہ معلوم انہیں کیونکر معلوم ہو گیا۔ انشاء اللہ خدا چاہے۔ جلد قادیان آؤں گا۔ واللہ المعین۔ والسلام

مرزا محمود احمد

جماعت ہائے سندھ کو اطلاع

جملہ جماعتہائے سندھ و نظارت ہائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خاکسار اپنے عہدہ سول سرجنی سے ریٹائرڈ ہو کر کراچی آگیا ہے۔ پراونشل انجمن کے متعلق جملہ خطوکتابت خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ پر آئندہ کی جاوے۔

ڈاکٹر حاجی خان پراونشل امیر جماعتہائے احمدیہ سندھ ریٹائرڈ سول سرجن نزد مسجد سولجر بازار کراچی ۳

سورہ فاتحہ کے فضائل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی کتاب تفسیر کبیر حصہ اول ص۲ پر فرماتے ہیں:-

"اس سورت کے بہت سے فضائل حدیثوں میں بیان ہیں۔ جن میں سے بعض کی طرف تو میں اس کے ناموں سے اشارہ کر چکا ہوں۔ اور بعض جو زیادہ تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ ان کا ذکر اب کرتا ہوں۔ نسائی نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ فی التوراۃ ولا فی الانجیل مثل ام القرآن وھی السبع المثانی وھی مقسومۃ بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل (کتاب الافتتاح فضل فاتحۃ الکتاب) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ تورات میں نہ انجیل میں ایسی سورت اتاری ہے۔ جیسی کہ ام القرآن (سورۃ فاتحہ) ہے۔ اور اس کا ایک نام السبع المثانی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں فرمایا۔ کہ وہ میرے اور میرے بندے کے درمیان بحصہ مساوی بانٹ دی گئی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے میرے بندے جو دعا مجھ سے کریں گے۔ وہ ضرور قبول کی جائے گی۔ یہ فضیلت نہایت ہی اہم ہے۔ کیونکہ اس میں ایک عملی گر بتایا گیا ہے۔ جو انسان کے لئے دین و دنیا میں مفید ہے۔ یعنی جو دعا اس کے ذریعہ سے کی جائیگی۔ وہ قبول کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سورت فاتحہ پڑھ کر جو دعا کی جائے۔ وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ جو ذریعہ دعا کا اس میں بتایا گیا ہے۔ اس کا اختیار کرنا ضرور دعا کو قبول کروا دیتا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ ذریعہ کیا ہے؟ جیسا کہ اس سورت کی عبارت سے ظاہر ہے۔ وہ ذریعہ اول بسم اللہ۔ دوم الحمد للہ۔ سوم الرحمٰن چہارم الرحیم۔ اور پنجم مالک یوم الدین۔ اور ششم ایاک نعبد۔ ہفتم ایاک نستعین ہے۔ گویا جس طرح یہ سات آیتوں کی سورت ہے۔ اسی طرح سات اصول اس میں دعا کی قبولیت کے بیان کئے گئے ہیں۔ بسم اللہ میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے دعا کی جائے وہ نیک ہو۔ یہ نہیں کہ چور چوری کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ تو وہ بھی قبول کر لی جائے گی۔ خدا کا نام لے کر اور اسکی استعانت طلب کر کے جو دعا کی جائے گی۔ لازماً ایسے ہی کام کے متعلق ہو گی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات بندہ کے ساتھ شریک ہو سکتی ہے۔ دیکھو ان مختصر الفاظ میں دعا کے حلقہ کو کس طرح وسیع کر دیا گیا ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو دیکھا ہے۔ لوگوں کی تباہی اور بربادی کی دعائیں کرتے ہیں۔ اور پھر شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اسی طرح ناجائز مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور پھر شکایت کرتے ہیں۔ کہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ بعض لوگوں نے جھوٹا جامہ زہد و اتقا کا پہن رکھا ہے۔ اور ناجائز امور کے تعویذ دیتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب تعویذ اور دعائیں عالموں کے منہ پر مارے جاتے ہیں۔ دوسرا اصل الحمد للہ رب العالمین میں بتایا ہے۔ یعنی دعا ایسی ہو۔ کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے دوسرے بندوں کا بلکہ دنیا کا فائدہ یا کم سے کم ان کا نقصان نہ ہو۔ اور اس کے قبول کرنے سے خدا تعالیٰ کی حمد ثابت ہوتی ہو۔ اور اس پر کسی قسم کا الزام نہ آتا ہو۔ تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو وسیع جنبش دی گئی ہو۔ اور اس دعا کے قبول کرنے سے خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت ظاہر ہوتی ہو۔ چوتھے یہ کہ اس دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے ہو۔ یعنی وہ نیکی ایک ایسی بنیاد ڈالتی ہو۔ جس کا اثر دنیا پر ایک لمبے عرصے تک رہے۔ اور جس کی وجہ سے نیک اور شریف لوگ متواتر فوائد حاصل کریں۔ یا کم سے کم ان کے راستہ میں کوئی روک نہ ہوتی ہو۔ پانچویں یہ کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔ یعنی دعا کرتے وقت ان ظاہری ذرائع کو نظر انداز نہ کیا گیا ہو۔ جو صحیح نتائج پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کئے ہیں۔ کیونکہ وہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں۔ اور اس کے بتائے ہوئے طریق کو چھوڑ کر اس سے مدد مانگنا ایک غیر معقول بات ہے۔ گویا جہاں اسباب کا ظاہری تعلق ہے۔ بشرطیکہ وہ موجود ہوں۔ یا ان کا مہیا کرنا دعا کرنے والے کے لئے ممکن ہو۔ اس کا استعمال بھی دعا کے وقت ضروری ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہوں۔ تو پھر ملک یوم الدین کی صفت اسباب سے بالا ہو کر ظاہر ہوتی ہے۔ ایک اشارہ اس آیت میں یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ دعا کرنے والا دوسروں سے بخشش کا معاملہ کرتا ہو۔ اور اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے سختی سے کام نہ لیتا ہو۔ چھٹا اصل یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق ہو۔ اور اس سے کامل اخلاص حاصل ہو۔ اور وہ شرک اور مشرکانہ خیالات سے کلی طور پر پاک ہو۔ ساتویں بات یہ بتائی ہے۔ کہ وہ خدا کا ہی ہو چکا ہو۔ اور اس کا کامل توکل حاصل ہو۔ اور غیر اللہ سے اسکی نظر بالکل ہٹ جائے۔ اور وہ اسی مقام پر پہنچ جائے۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو جائے۔ اور کوئی بھی تکلیف ہو۔ مانگوں گا تو خدا سے مانگوں گا۔

یہ سات امور وہ ہیں۔ کہ جب انسان ان پر قائم ہو جائے۔ تو وہ لعبدی ملّلکٰ کا مصداق ہو جاتا ہے اور حق بات تو یہ ہے۔ اس قسم کی دعا کا کامل نمونہ رسول کریم صلعم یا آپ کے کامل اتباع نے ہی دکھایا ہے۔ اور انہیں کے ذریعے سے دعا کی قبولیت کے ایسے نشان دنیا نے دیکھے ہیں۔ جن سے اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان اور گونگوں کو زبان عطا ہوتی ہے۔ مگر اتباع رسول کا مقام بھی کسی کے لئے بند نہیں۔ جو چاہے اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کر سکتا ہے اور اس مقام کو حاصل کر سکتا ہے۔

بخاری ۲ نے سعید بن المعلی سے ایک روایت کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آؤ میں تمہیں قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ سکھاؤں۔ پھر سورۃ فاتحہ سکھائی۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب فاتحۃ الکتاب) آپ نے اسے اعظم السُّوَر فرمایا تو اس کے یہی معنی ہیں۔ اس کے معانی اور مطالب لمبی لمبی سورتوں سے بھی زیادہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ سارے قرآن کریم کے لئے بطور متن کے ہے۔

میں اس جگہ ایک اپنا مشاہدہ بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ میں چھوٹا ہی تھا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا میں مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوں۔ اور سامنے میرے ایک وسیع میدان ہے۔ اس میدان میں اس طرح کی ایک آواز پیدا ہوئی۔ جس طرح ایک برتن کو ٹھکورنے سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ آواز فضا میں پھیلتی گئی۔ اور یوں معلوم ہوا کہ گویا وہ سب فضا میں پھیل گئی ہے۔ اس کے بعد اس آواز کا درمیانی حصہ متشکل ہونے لگا۔ اور اس میں چوکھٹا ظاہر ہونا شروع ہوا۔ جیسے تصویروں کے چوکھٹے ہوتے ہیں۔ پھر اس چوکھٹے میں کچھ ہلکے سے رنگ پیدا ہونے لگے۔ آخر وہ رنگ روشن ہو کر تصویر بن گیا۔ اور اس تصویر میں حرکت پیدا ہوئی اور وہ ایک زندہ وجود بن گئی۔ اور میں نے یہ خیال کیا کہ یہ ایک فرشتہ ہے۔ وہ فرشتہ مجھ سے مخاطب ہوا۔ اور اس نے مجھے کہا کہ میں تم کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ میں نے کہا ہاں آپ مجھے ضرور اس کی تفسیر سکھائیں۔ پھر اس فرشتے نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی۔ یہاں تک کہ وہ ایاك نعبد و ایاك نستعین تک پہنچا۔ یہاں پہنچ کر اس نے مجھے کہا کہ آج تک جس قدر تفاسیر لکھی جا چکی ہیں۔ وہ اس آیت تک ہیں۔ اس کے بعد کی آیات کی اب تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی پھر اس نے مجھ سے پوچھا۔ کیا میں اس کے بعد کی آیات کی تفسیر بھی تم کو سکھاؤں۔ اور میں نے کہا۔ ہاں جس پر فرشتے نے مجھے اهدنا الصراط المستقیم اور اس کے بعد کی آیات کی تفسیر سکھانی شروع کی۔ اور جب وہ ختم کر چکا۔ تو میری آنکھ کھل گئی۔ اور جب میری آنکھ کھلی۔ تو میں نے دیکھا کہ اس تفسیر کی ایک دو باتیں مجھے یاد تھیں۔ لیکن معًا بعد میں سو گیا۔ جب اٹھا تو مجھے تفسیر کا کوئی حصہ بھی یاد نہ تھا۔ اس کے کچھ دن بعد مجھے ایک مجلس میں اس سورۃ پر کچھ بولنا پڑا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس کے نئے نئے مطالب میرے ذہن میں نازل ہو رہے ہیں۔ اور میں سمجھ گیا۔ کہ فرشتہ کے تفسیر سکھانے کا یہی مطلب تھا۔ چنانچہ اس وقت سے لے کر آج تک ہمیشہ مجھے اس سورۃ کے نئے نئے مطالب سکھائے جاتے ہیں۔ جن میں سے سینکڑوں میں مختلف کتابوں اور تقریروں میں بیان کر چکا ہوں۔ اور اس کے باوجود وہ خزانہ خالی نہیں ہوا۔ چنانچہ دعا کے متعلق جو گر اس دعا میں بیان ہوئے ہیں۔ اور جن کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ وہ بھی انہی تجارب میں سے ہیں۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھتے وقت میرے دل میں خیال گذرا۔ اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ اس سورت کے نئے مطالب کھولے ہیں۔ تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سات اصول کا انکشاف ہوا۔ جو دعا کے متعلق اس سورۃ میں بیان ہیں۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك اور یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ محض خلاصہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ ورنہ ان اصول میں بہت سے مطالب پوشیدہ ہیں۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ

مفید معلومات

بیورو آف لیبارٹریز کراچی بی۔ سی۔ جی ویکسین ۵ لاکھ سی۔ سی اور دوسرے ویکسین ۱،۶۰،۰۰۰ سی۔ سی تیار کر چکی ہے۔ اس کی ماہانہ اوسط آمدنی ۲۰،۰۰۰ روپیہ ہے۔

حکومت نے گذشتہ سال ۲۰ کروڑ روپے اور اس سال مزید ۴۸ کروڑ روپیہ ترقی کی سکیموں پر خرچ کئے ہیں۔

پاکستان نے گذشتہ دو سال میں ۵۷،۹۰،۰۰،۰۰۰ روپے کا سامان برآمد اور ۴۹،۸۵،۰۰،۰۰۰ روپے کا سامان درآمد کیا۔ اس طرح پاکستان کے حق میں ۳۵،۹۴،۰۰،۰۰۰ روپے کا توازن تجارت رہا۔

پاکستان کے لفٹننٹ کرنل ایم۔ کے۔ آفریدی کو عالمی ادارہ صحت میں بحیرہ روم کے مشرقی منطقہ کا ڈپٹی ڈائرکٹر کا عہدہ ملا ہے۔

پاکستان قبائلی پٹھانوں پر جتنا روپیہ صرف کرتا ہے۔ وہ افغانستان کے بجٹ کے مجموعی مصارف سے بھی زیادہ ہے۔

گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس سال پاکستان میں گیہوں کی فصل کے رقبہ میں ۶،۹ فی صدی کا اضافہ اور پیداوار میں ۲۲،۱ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

پاکستان نے اس سال اپنے جہازوں پر افغانی عازمین حج کے لئے ۸۰۰ نشستیں مخصوص کی ہیں۔

ملک میں نظام عدالت کو خود مختار بنایا جا رہا ہے۔ اور پریوی کونسل میں اپیل دائر کرنے کا طریقہ فروری ۱۹۴۹ء سے منسوخ کر دیا جائے گا۔

چاٹگام سے یکم اپریل لغائت ۳۱ جولائی پینسٹھ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی گئی۔

پٹ سن کے کارخانے قائم کرنے پر حکومت ۷ کروڑ روپیہ صرف کرے گی۔ اور کاغذ کے کارخانوں پر پانچ چھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ***

*** دولت پاکستان بنک کو پہلے سال میں ایک کروڑ منافع ہوا۔

مغربی پاکستان میں مندرجہ فہرست بنکوں کی تعداد ۲۱۸ ہے۔

کراچی کا ہوائی اڈہ ایشیا میں پہلا اور تمام دنیا میں ساتواں ہوائی اڈہ ہے جہاں روشنی کا نیا طریقہ قائم ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی نائب صدارت کے لئے پاکستان کو ۴۲ اور ہندوستان کو صرف ۴ ووٹ ملے۔

پاکستان کے محکمۂ ڈاک و تار نے اگست ۱۹۴۸ء کے دوران میں ۶۰ ۱۳ لاکھ غیر رجسٹری شدہ اشیاء ۹۱۹،۸۶۸،۱ بیمہ شدہ خطوط اور ۳۳۴،۲۰ بیمہ شدہ پارسل ۸۱۸،۲۱،۵۳ رجسٹرڈ خطوط اور ۲۶۴،۹۴،۶ رجسٹرڈ پارسل پہنچائے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۵۵۶ میں محمد اسمٰعیل ولد محمد ابراہیم صاحب عمر ۳۵ سال چک ۱۲۱ ع ل گوکھووال ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی سوا اکیس کیلے (۲۱¼) واقع چک مذکور میں بلا اشتراکت غیرے میری ہے جس کی موجودہ قیمت ۲۱۰۰۰/ (اکیس ہزار) روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: محمد اسمٰعیل سیکرٹری مال گواہ شد: حکیم عطار محمد۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمد یعقوب جنرل سیکرٹری چک ۱۲۱ ج ب

وصیت نمبر ۱۱۵۶۱ میں عبد السمیع ولد بابو محمد یعقوب صاحب عمر ۱۹ سال چک ۱۲۱ ج ب ڈاکخانہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری آمد پر (تنخواہ ماہوار) ۸۰/- روپیہ پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں تنخواہ کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد: عبد السمیع بقلم خود گواہ شد: محمد یعقوب والد موصی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گواہ شد: بقلم خود محمد اسمٰعیل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوکھووال

وصیت نمبر ۱۱۰۵۱ میں فضل بی بی زوجہ حسن دین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴۷/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ زیور چاندی پانچ چھٹانک ہے۔ اس کے سوا کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ: فضل بی بی گواہ شد: نور الدین گواہ شد: علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

(نوٹ) پہلے ۱/۳ کی وصیت تھی۔

وصیت نمبر ۱۱۰۵۵ میں کنیلہ خانم بنت شیخ تاج الدین صاحب قوم انصاری پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال (سولہ سال) ساڑھے سات ماہ پیدائشی احمدی ساکن جالندھر شہر بقائمی ہوش

حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے والدین -/-/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ میری ذاتی جائداد کوئی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی آمدنی ہے۔ میں اپنی مذکورہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی آمد یا جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ کنیلہ خانم بنت تاج الدین سٹیشن ماسٹر گواہ شد:۔ تاج الدین احمدی گواہ شد:۔ عمر الدین سکنہ موضع کھر پیڑ

وصیت ع۱۰۶۰۱: میں ولی محمد ولد رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت ساکن کارخانہ بازار لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ تقریباً مبلغ ایک ہزار روپیہ -/۱۰۰۰ روپیہ میں نے تجارت پر لگایا ہوا ہے۔ جس کی ماہوار آمد تقریباً -/۱۸۰ روپے ہے۔ جس کی میں ۱/۱۰ حصہ فوراً ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ اور اس کے علاوہ اگر وفات کے وقت کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

العبد:۔ ولی محمد کریانہ فروش۔ گواہ شد:۔ فضل کریم ٹیلر ماسٹر متصل مسجد احمدیہ لاہور گواہ شد:۔ محمد یوسف سوداگر چرم امین پور بازار لائل پور

وصیت نمبر ۹۷۶۷: میں بھاگ بھری زوجہ سارجنٹ مولا بخش صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال ساکن دولیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف مبلغ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ نیز میرا زیور از قسم طلائی گھنیہ مالیتی -/۳۰۰ روپیہ میرے پاس ہے۔ کل آٹھ صد روپیہ ہوا۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میں ساری رقم مبلغ -/۸۰ روپے حصہ جائداد اور مبلغ -/۱۰ روپے علی الحساب چندہ شرط اول وصیت ارسال کر رہی ہوں۔

الامتہ:۔ بھاگ بھری نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ قاضی عبد الرحمن گواہ شد:۔ ملک مولا بخش سارجنٹ پولیس۔

وصیت نمبر ۱۰۳۰۷: میں عبد الحمید پراچہ ولد احمد گل صاحب پراچہ قوم پراچہ ساکن بمبئی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۸۰ اسی روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور میری یہ وصیت میری وفات کے بعد میرے متروکہ پر بھی ہوگی۔ العبد۔ عبد الحمید پراچہ گواہ شد:۔ سید ظفر احمد موصی۔ گواہ شد شکر الہٰی واقف زندگی دار الواقفین قادیان

وصیت نمبر ۱۰۳۲۲: میں رضیہ بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب ازلیقی ساکن بھاگو بھٹی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا زیور بھی کوئی نہیں ہے -/۵۰۰ روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے اور -/۱۰۰ یکصد روپیہ بذمہ خاوند حق مہر ہے لہذا -/۶۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور آئندہ بھی جو رقم یا جائداد اپنی زندگی میں حاصل کروں اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔

الامتہ:۔ رضیہ بیگم۔ گواہ شد:۔ رشید احمد بقلم خود گواہ شد:۔ چوہدری نذیر احمد احمدی

وصیت نمبر ۱۰۴۲۱: میں باز خان ولد چوہدری خان محمد صاحب راجپوت پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اسوقت حسب ذیل ہے (۱) جو حقوق منتقل زیر دفعہ ۶ ایکٹ مزارعان نسبت ۷۶ کنال اراضی مزارعہ واقع موضع چکوال کل مالیتی آٹھ صد -/۸۰۰ روپیہ میری جدی جائداد ہے (۲) ایک مکان پختہ و خام دس مرلہ قیمت -/۲۰۰۰ روپیہ ہے اور میری جائداد منقولہ اسوقت حسب ذیل ہے۔ نقد پانچسو روپیہ -/۵۰۰ (۲) پانچ صد روپیہ جو کہ تجارت میں لگایا ہوا ہے گھی کا سامان اندازاً مالیتی ۵۰ روپیہ۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا جائداد اور اسکے علاوہ جو جائداد اپنی وفات تک حاصل کرونگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز اسوقت ۵۰ روپے ماہوار پنشن ہے۔ اپنی ماہوار پنشن کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ باز خان۔ گواہ شد:۔ اعظم علی سب جج چکوال۔ گواہ شد:۔ کرم دین موضع چکوال۔

میں بختاور بیگم زوجہ چوہدری مبارک علی خانصاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن کریام ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں حق مہر -/۵۰۰ (پانچصد) بذمہ خاوند ہے۔ زیور ڈنڈیاں نقرئی وزنی ۲ تولہ پٹڑیاں نقرئی وزنی پچیس تولے۔ تیلی وزنی ۲ ماشہ کل زیورات کی قیمت مبلغ -/۵۵ روپے ہے آئندہ جو جائداد پیدا کروں۔ اسکی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ہوگی۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ بختاور بیگم

گواہ شد:۔ چوہدری عبد الغنی خان

گواہ شد:۔ مبارک علیخان خاوند موصیہ

آپ کا چندہ ختم ہے

۱۰۰

آپ کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے دس دن کے اندر اندر قیمت اخبار سالانہ اکیس ۲۱ روپے ششماہی ۱۱ روپے یا سہ ماہی چھ روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اس سے وی۔پی کا خرچ بچ جائے گا۔ ورنہ وی۔پی ارسال خدمت ہوگا۔ اگر وی۔پی آپ نے واپس کر دیا۔ تو مجبوراً آپ کا پرچہ بند کرنا پڑے گا۔

مینیجر

۲۱۶۹۴ = ایس اے چوہدری صاحب لو شہرہ	۱۸ راکتوبر
۲۱۶۹۸ = قاضی محمد حسین صاحب شاہ جیونا	۱۸ ؍
۲۱۷۰۰ شیخ عبد الحق صاحب کراچی	۱۸ ؍
۲۱۷۰۷ کلک لیدر کمپنی کلکتہ	۲۰ ؍
۲۱۷۱۹ میاں عبد العزیز صاحب	۲۵ ؍
۲۱۷۲۱ مولوی عبد الکریم صاحب	۲۶ ؍
۲۱۷۲۳ محمد عقیل صاحب	۲۸ ؍
۲۱۷۲۴ این۔ اے مخدوم صاحب	۳۰ ؍
۲۱۷۲۵ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فتح پور	۳۱ ؍
۲۱۷۲۹ ڈاکٹر برکت علی صاحب فورٹ عباس	؍ ؍
۲۱۷۰۰ کرامت حسین صاحب کاگول	؍ ؍
۲۱۷۲۱ ایم غلام احمد صاحب سعد اللہ پور	؍ ؍
۲۱۷۳۶ این۔ تالپیر کراچی	؍ ؍
۲۱۷۲۷ قریشی محمود الحسن صاحب	۱۰ راکتوبر
۲۱۷۳۸ چوہدری نعمت علی صاحب	۳۱ راکتوبر
۲۱۷۳۹ میاں محمد حسین صاحب کراچی	؍ ؍
۲۱۷۴۰ صوفی غلام محمد صاحب ٹانک	؍ ؍

۲۱۷۴۲ = ڈاکٹر رسول احمد صاحب لو شہرہ	۱۳ راکتوبر
۲۱۷۶۱ مولوی عبد الحق صاحب اوچ شریف	۱۶ ؍
۲۱۷۹۵ صاحبزادہ عبد الرحمن صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	؍
۲۱۷۹۷ میاں محمد نواز صاحب اکابر	۱۰ ؍
۲۱۸۰۲ چوہدری محمد علی صاحب چھجو والہ	۱۴ ؍
۲۱۸۳۶ بشیر احمد خان صاحب زنگ پور	۱۶ ؍
۲۱۸۳۹ ظفر احمد صاحب ثاقب کراچی	۱۰ ؍
۲۱۸۴۳ علی محمد صاحب طالب علم منڈی بہاؤالدین	۱۵ ؍
۲۱۸۴۵ اے احمد صاحب قریشی مجرہ	۱۹ ؍
۲۱۸۴۸ رشیدہ بیگم صاحبہ منگر و بھٹ	۱۹ ؍
۲۱۹۵۱ غلام نبی صاحب چک ۲۸۱	۲۳ ؍
۲۱۹۵۲ ضیاء احمد بخش صاحب	۲۳ ؍
۲۱۹۵۳ چوہدری عبد الغنی صاحب چک ۲۹	۲۳ ؍
۲۱۹۵۴ محمد شریف صاحب بلیسی	۲۴ ؍

وصیت ۹۷۶۸: میں بختاور بیگم زوجہ چوہدری مبارک علی خان صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال ساکن کریام ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ حق مہر ۵۰۰ (پانچصد) روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور ڈنڈیاں نقرئی وزنی ۲ تولہ۔ پٹڑیاں نقرئی وزنی پچیس تولے (۲۵)۔ تیل وزنی ۲ ماشہ۔ کل زیورات کی قیمت مبلغ ۵۵ روپے ہے آئندہ جو جائداد پیدا کروں اسکی اطلاع دیتی رہونگی۔ الامتہ: بختاور بیگم گواہ شد: چوہدری عبد الغنی خان۔ گواہ شد: مبارک علی خان خاوند موصیہ

موجودہ پارلیمنٹ کو توڑ کر ملک میں نئے انتخابات کرائے جائیں (چرچل)

لندن ۲۹ ستمبر۔ کل دارالعلوم میں مسٹر چرچل سابق وزیر اعظم برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ برطانیہ نے جنگ کے دنوں میں ہندوستان، مصر اور دوسرے ملکوں کے دفاع پر جو خرچ کیا ہے وہ ان ملکوں کے سٹرلنگ لگانے سے وضع کر لیا جائے۔ مسٹر چرچل نے اعلان کیا کہ برطانیہ امن کا خواہاں ہے اور وہ ہمیشہ امن کا متلاشی رہے گا۔

کل حکومت کی طرف سے اس مفہوم کی تحریک پیش کی گئی تھی۔ کہ حکومت نے سٹرلنگ کی قیمت گھٹانے کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اس سلسلہ میں اس پر اعتماد کا اظہار کیا جائے مسٹر چرچل نے متذکرہ صدر تقریر اس تحریک پر حزب مخالف کی طرف سے ترمیم پیش کرنے کے لئے کی تھی۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ اب برطانیہ کی صحت ایسی اچھی نہیں کہ وہ ان ملکوں کو بچانے کے لئے "خون بنک" میں اپنا خون دیتا رہے ہم پہلے ہی نہایت وسیع پیمانہ پر ان ملکوں کے لئے اپنا خون پیش کر رہے ہیں، کیونکہ ہم ہندوستان مصر اور ایسے ہی دوسرے ملکوں کے لئے بہت سی ایسی مصنوعات بھیجتے ہیں۔ جن کی ہمارے اپنے ہاں ضرورت ہے۔ یہ وہ ملک ہیں کہ ہم محض اس لئے ان کے مقروض بنے تھے کہ ہم جنگ کے دنوں میں مقامی ضروریات پوری کرتے رہے حالانکہ ان دنوں ہم انہیں اطالویوں، جرمنوں اور جاپانیوں کے حملوں سے بچانے میں مصروف تھے

ہندوستان و پاکستان کے مابین تجارتی تعطل

کراچی ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ آٹھ دنوں سے ہندوستان و پاکستان کے مابین جو تجارتی تعطل پیدا ہو چکا ہے۔ اس کے باعث دونوں ملکوں میں سولہ کروڑ روپے کا ایسا سامان رکا پڑا ہے۔ جو نارمل حالات میں ایک سے دوسری مملکت میں پہنچ گیا ہوتا۔

ہندوستان سے سن کی برآمد کا محصول

اسی روپے کی بجائے ساڑھے تین سو کر دیا گیا

نئی دہلی ۲۹ ستمبر حکومت ہند نے سن کا برآمدی محصول اسی روپے کی بجائے ساڑھے تین سو روپے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ا۔پ)

صوبہ سنکیانگ (چینی ترکستان) نے چین کی کمیونسٹ حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا

کراچی ۲۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ چین کی انتہائی جنوب مغربی سرحد پر واقع صوبہ سنکیانگ (چینی ترکستان) نے کمیونسٹ حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک وہ کمیونسٹ، حکومت میں شامل نہیں ہوا۔ اس جگہ اس امر کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ سنکیانگ نے موجودہ سال کے آغاز میں چین کی نیشنلسٹ حکومت سے اپنا تعلق توڑ کر اپنی آزادی کا اعلان کر دیا تھا۔

شراب کی تین بھٹیاں و رچس برآمد ہوئی

لاہور ۲۹ ستمبر۔ صوبائی محکمہ ایکسائز کے سپیشل سٹاف نے گذشتہ ہفتہ ضلع لائلپور کے چار دیہات پر چھاپے مار کر شراب کشید کرنے کی تین بھٹیاں دو سو اونس شراب ۱۹۵ اسیر لہن اور چرس کی بھاری مقدار برآمد کی ہے نو اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں اس سلسلے میں کل سترہ مقدمات رجسٹر کئے گئے ہیں

متروکہ جائدادوں کے متعلق ہندوستان کا نیا آرڈی نینس

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند تمام ملک میں متروکہ جائدادوں کے متعلق ایک نیا آرڈیننس نافذ کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس مسئلہ پر گذشتہ تین ایام میں نہایت بلند سطح پر مذاکرات ہوئے ہیں۔ ایسا قانون نافذ کرنے کے لئے ہندوستانی دستور ساز اسمبلی سے حال ہی میں منظوری حاصل کی گئی تھی۔ متروکہ جائدادوں کے متعلق اس وقت مختلف صوبوں میں جو آرڈیننس نافذ العمل ہیں نیا آرڈیننس ان کو ختم کر دے گا اور یہ آرڈیننس متروکہ املاک کے متعلق پاکستان کے جاری کردہ آرڈیننس سے مشابہ ہو گا۔ تاکہ ہندوستان میں مقیم مہاجرین پاکستان میں مقیم پناہ گزینوں کی طرح برلائے جاسکیں۔ (ا۔پ)

دارالامرا میں برطانوی حکومت کو شکست

لندن ۲۹ ستمبر۔ آج دارالامرا میں پونڈ سٹرلنگ کی قیمت میں تخفیف کے متعلق برطانوی حکومت کی اعلان کردہ پالیسی پر رائے شماری ہوئی تو حکومت کو ۴۲ کے مقابلہ میں ۹۳ ووٹوں سے شکست ہو گئی

برطانیہ میں زیادہ پیداوار کے لئے زبردست مہم جاری ہے

لنڈن ۲۹ ستمبر (بہوائی ڈاک سے) برطانوی زراعت میں ان دنوں زیادہ پیداوار کی ایک زبردست کام شروع ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ مارشل امداد ۱۹۵۲ء میں ختم ہو جائے گی۔ اس وقت تک کا پروگرام یہ ہے کہ موجودہ زرعی پیداوار میں ۲۰ فیصدی کا اضافہ ہو۔ یہ پیداوار دوسری عالمگیر جنگ سے پہلے کی پیداوار سے پچاس فیصدی زیادہ ہو گی۔ اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر پچھلے دنوں لنڈن یونیورسٹی کے امریکی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر اے۔ جی باٹم لے پارلیمنٹری سیکرٹری نے روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا۔ برطانیہ کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ وہ غذا اور خام اشیاء کے لئے اپنے ذرائع پر انحصار نہیں کر سکتا۔ پچھلے دوسو سال میں برطانیہ کی آبادی پانچ گنا ہونے کی وجہ سے اس مسئلے کی اہمیت بھی بڑھ گئی۔ اس مسئلے کو حل کرنے کی غرض سے برطانیہ نے یہ بندوبست کیا کہ مصنوعات کے بدلے غذا حاصل کی۔

بہرحال دوسری عالم گیر جنگ کے بعد تجارت کا پانسہ برطانیہ کے خلاف پلٹ گیا۔ مختلف ممالک میں صنعتیں بڑھ گئیں اور اناج کی قلت محسوس ہونے لگی۔ اس صورت میں حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ نے دو طرح کے قدم اٹھائے (۱) برآمد بڑھا کر آمدنی میں اضافہ (۲) اناج کی پیداوار بڑھا کر اخراجات میں کمی

برطانیہ نے ۱۹۴۷ء میں زراعت کو بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ چھ کروڑ ایکڑ اراضی میں زیادہ سے زیادہ کاشت ہو رہی ہے اب مزید زمین یا مزید کسانوں سے پیداوار نہیں بڑھ سکتی۔ صرف صورت ایک ہے کہ کارکردگی میں اضافہ ہو۔ مختلف قسم کی تدابیر کے بعد ایک سال کے اندر اندر تین لاکھ ساٹھ ہزار بچھڑوں، دو لاکھ بھیڑوں پچاس لاکھ مرغیوں اور پچاس ہزار سوروں کا اضافہ ہوا۔ زیر کاشت رقبے میں اڑھائی لاکھ ایکڑ کا اضافہ ہوا اور رفتار جاری رہی تو ۱۹۲۵ء تک برطانیہ اپنی غذائی ضرورت کا نصف حصہ خود پیدا کر لیا کرے گا۔

۱۹۵۲ء کے بعد لمبے عرصے کے امکانات کیا ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر باٹم لے نے کہا ہم اپنے ملک میں کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں۔ نصف غذائی ضروریات باہر کے ملکوں سے پوری کرنی ہوں گی مغربی یورپ سے اناج، آسٹریلیا سے گوشت۔ ڈنمارک۔ پولینڈ۔ آئرلینڈ۔ ہالینڈ اور ہنگری سے بھی گوشت نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، اور ڈنمارک سے مکھن اور پنیر اور بعض ملکوں سے چینی لینی پڑے گی۔ پھر برطانیہ کو سٹرلنگ علاقے سے ہی غذائی تیل اور تیل والے بیجوں کی خرید کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ برطانیہ میں ان کی پیداوار نہیں ہوتی۔ پھر پچھلے سو سال کے اعداد و شمار دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ دنیا بھر میں برطانیہ کے لوگ سب سے زیادہ چائے پیتے ہیں۔ چائے پیدا کرنے والے ممالک مثلاً ہندوستان۔ پاکستان، لنکا اور مشرق بعید کی اپنی کھپت دگنی ہو گئی ہے۔ اس لئے برطانیہ میں اس وقت بھی چائے کی راشن بندی جاری ہے۔ ان تمام اشیاء کے لئے ۱۹۵۲ء کے بعد بھی برطانیہ کا انحصار دوسرے ملکوں پر رہیگا۔ اس لئے وہ بدستور دنیا کا سب سے بڑا خریدار بنا رہے گا۔

نظر بندی کی میعاد میں توسیع

لاہور ۲۹ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب نے ضروری سمجھا ہے کہ قانون تحفظ عامہ مغربی پنجاب کے تحت جمعیت اسلامی کے تین اراکین جن میں اس جماعت کے لیڈر بھی شامل ہیں کی نظر بندی کے حکم میں مزید چھ ماہ کی تجدید کی جائے۔ ان لیڈروں کو ملا کر کل چھ پاکستانی اسوقت اس قانون کے تحت حکومت مغربی پنجاب کے حکم سے نظر بند ہیں۔ نظر بندوں کی کم یہ صغیر تعداد بتائی جاتی ہے۔ کہ قانون کے تحت حکومت کو جو غیر معمولی اگرچہ اختیارات حاصل ہیں۔ انہیں صوبہ میں نہایت احتیاط سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور وہ بھی صرف انہی صورتوں میں جہاں مملکت کی سلامتی کے اہم مفاد کا سوال پیدا ہو گیا ہو۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا چوتھا اجلاس

اوائل ۱۹۵۰ء میں بلانا پڑیگا

لیک سکیس، ۲۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے بالائی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس غالباً ۱۹۵۰ء کے اوائل میں ہی بلانا پڑے گا اس قیاس آرائی کو روس کے خلاف چین کی تازہ اپیل سے تقویت پہنچی ہے جس نے روس پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ اس نے چین کے ساتھ اپنے سابقہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چینی کمیونسٹوں کو اپنے توسیع پسندانہ عزائم و اقدامات میں عملی امداد دی ہے جنرل اسمبلی کے صدر نے توقع ظاہر کی تھی کہ اسمبلی کا موجودہ اجلاس ۲۰ نومبر تک ختم ہو جائیگا سٹیرنگ کمیٹی کی سفارشات پر غور و خوض کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس جمعرات یا جمعہ کو منعقد ہو گا چینی مندوبین نے کہا ہے کہ نتائج خواہ کچھ ہی ہوں وہ اپنی تجویز کو جلد از جلد زیر بحث لائے جانے کا مطالبہ کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ضروری اجلاس

مورخہ ۳۰ ستمبر۔ بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد دہلی دروازہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ایک نہایت اہم اجلاس ہو گا۔

تمام خدام سے درخواست ہے کہ وہ نماز جمعہ کے بعد اس اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔ (نائب قائد)

ماسکو ۲۹ ستمبر۔ حکومت روس نے یوگوسلاویہ کیساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کے معاہدہ کو ختم کر دیا ہے۔